معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا ابوالحماد محمد محب النبی رضوی جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم جہانیاں منڈی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے معجزہ معراج خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کو وہ خصوصیت وشرافت عطا فرمائی، جس سے کسی نبی ورسول کو مشرف نہیں فرمایا اور وہ کمال قرب عطا فرمایا جو مخلوق میں کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا۔ واقعہ معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے بہت زیادہ مشہور اور قوت دلائل سے مزین ہے۔

واقعہ معراج کی صحت میں مسلمانوں میں اصلاً اختلاف نہیں کیونکہ یہ نص قرآنی سے ثابت ہے اور اس کے عجائبات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کی تشریح احادیث کثیرہ میں موجود ہے۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک آپ کا رات کے تھوڑے سے حصہ میں تشریف لے جانا، جس کو اسرا کہا جاتا ہے۔ نص قرآن سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف آپ کا عروج فرمانا جس کو معراج کہا جاتا ہے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

معراج شریف بیداری کی حالت میں جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہوا۔ یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلہ اصحاب اس کے معتقد ہیں۔ نصوص آیات واحادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔

ابوالفضل قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ذَهَبَ مُعْظَمُ السَّلَفِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى اَنَّهٗ اِسْرَاءُهٗ بِالْجَسَدِ وَفِى الْيَقْظَةِ وَهٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِىْ حَبَّةَ الْبَدْرِيِّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ الضَّحَّاكِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَتَادَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ شِهَابٍ وَابْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمَسْرُوْقٍ وَمُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ دَلِيْلُ قَوْلِ عَائِشَةَ وَهُوَ قَوْلُ الطَّبَرِيِّ وَابْنِ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٍ عَظِيْمَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنَ الْفُقَهَاۤءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَالْمُتَكَلِّمِيْنَ وَالْمُفَسِّرِيْنَ.

ترجمہ: سلف صالحین اور مسلمانوں کی غالب اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اسراء جسم مبارک کے ساتھ بیداری میں ہوا۔ اور یہی قول حق ہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت انس، حضرت حذیفہ، حضرت عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت مالک بن صعصعہ، حضرت ابو حبہ بدری، حضرت ابن مسعود، حضرت ضحاک، حضرت سعید بن جبیر، حضرت قتادہ، ابن میتب، ابن شہاب، ابن زید، حسن، ابراہیم، مسروق، مجاہد، عکرمہ، ابن جریج کا یہی مذہب ہے اور یہی دلیل، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر حجت ہے۔ طبری، ابن حنبل اور مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت کا یہی قول ہے اور اکثر متاخرین فقہاء، محدثین، متکلمین اور مفسرین کا بھی یہی قول ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۱۱۳)

علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

حق یہ ہے کہ آپ کو یہ معراج بیداری کے عالم میں روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہوا، محدثین فقہاء اور متکلمین میں سے جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور صحیح روایات کا ظاہر یہی بات ہے اور اس سے پھرنا مناسب نہیں کیونکہ عقلی طور پر اس سے پھرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً.

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا)

اس میں اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد ذکر فرمایا: عبد جسم اور روح کے مجموعہ کا نام ہے لہٰذا اسراء جسم اور روح دونوں کو حاصل ہوا۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اُسْرِیَ بِیْ (مجھے سیر کرائی گئی) اور افعال میں اصل یہ ہے کہ ان کو بیداری پر محمول کیا جائے حتیٰ کہ کوئی دلیل اس کے خلاف پر دلالت کرے۔ نیز اگر یہ واقعہ خواب میں ہوتا تو اس میں کمزور ایمان والے لوگوں کے لئے آزمائش نہ ہوتی اور نہ کند ذہن لوگ اس کو عقل سے بعید سمجھتے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہ جانور ارواح کو نہیں اٹھاتے وہ تو جسموں کو اٹھاتے ہیں اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو براق پر سیر کرائی گئی۔ (ملخصاً مواھب اللدنیہ)

ابوالفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"حق صحیح بات انشاء اللہ اس میں یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم و روح دونوں کے ساتھ شب معراج میں ہوئی اور اس پر آیہ کریمہ اور معتبر اخبار صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ظاہر اور حقیقت سے تاویل کی طرف عدول نہیں کرنا چاہیے سوائے امر محال کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی اور حالت بیداری میں کوئی استحالہ نہیں اس لئے کہ اگر معراج منامی (خواب کی حالت میں ہوتی تو اللہ تعالیٰ بروح عبدہ فرماتا، بعبدہ نہ فرماتا۔

اگر معراج خواب میں ہوتی تو یہ نہ نشانی ہے نہ معجزہ، نہ کفار اس سے تعجب کرتے، نہ اس کو جھٹلاتے اور نہ ضعیف الاعتقاد مسلمان مرتد ہوتے اور نہ فتنے پڑتے۔ اس لئے کہ ایسی خوابوں کا کوئی انکار نہیں کرتا بلکہ یہ انکار اسی وجہ سے تھا کہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم و بیداری کی حالت میں معراج کی خبر دی ہے۔ (ملخصاً شفاء شریف)

بقیہ: سیرت طیبہ کا عکس جمیل

حضور سیدنا سراج المشائخ شاہ محمد سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء میں شہزادہ و خلف اکبرو خلیفہ اعظم سرکار اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ قدس سرہ کی نماز جنازہ پڑھانے کی عظیم و جلیل سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی جبکہ بہت سے نامور اکابر کرام موجود تھے۔

حج و زیارت سرکار اعظم: ۱۳۶۴ھ ۱۹۴۵ء میں شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم مولانا شاہ علامہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب قدس سرہ کے ہمراہ حج و زیارت کی سعادت حاصل کی۔ اس مبارک قافلہ میں جلیل القدر اکابر اُمت عالمی مبلغ اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی قادری رضوی، مفتی اعظم دہلی علامہ مفتی شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی، غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی بانی و اولین مرکزی صدر جمعیت العلماء پاکستان، مجاہد ملت علامہ عبدالحامد قادری بدایونی، علامہ سید محمد عبدالرب قادری جبل پوری، مولانا علامہ ابوالحامد سید محمد شاہ عبدالمسجو د وجود قادری جبل پوری، حضرت مولانا حمید الدین کوٹ نجیب اللہ خلیفہ سرکار گولڑوی حضرت مولانا اشتیاق احمد کانپوری قدست اسرارہم آپ کے ہمراہ تھے۔ (جاری ہے....)